فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی

عاجزی وسادگی

05-August-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اَمیرُالْمُؤمِنِین حضرت عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

یعنی بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف

نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجآء فی فضل الصلوۃ...الخ، ۲/۲۸، حدیث:۴۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلامی سال کے پہلے مہینے مُحَرَّمُ الْحَرَام کو کئی نسبتیں حاصل ہیں، مثلاً اس مہینے میں **"واقعۂ کربلا"** پیش آیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد فرمائی گئی۔ فرعون اور فرعونی ہلاک ہوئے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی **"جُودی پہاڑ"** پر ٹھہری۔ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔ (عمدۃ القاری، کتاب الصوم، تحت الباب صیام یوم عاشوراء، ۸/۲۳۳ ملخصاً) ان کے علاوہ اور بھی کئی نسبتیں ہیں لیکن اس کی پہلی تاریخ کو اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن، مُسلمانوں کے عظیم خلیفہ، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے بھی خاص نسبت ہے کہ اسی دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شہادت ہوئی۔ تو آیئے! اسی مناسبت سے آج ہم بھی امیر المؤمنین حضرت

[1]... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان، عاجزی اور سادگی کے بارے میں سنیں گے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک زبردست حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

حق وصداقت کے امین کا جنّتی محل

"فیضانِ فاروقِ اعظم" جلد 2 کے صفحہ نمبر 169 پر لکھا ہے: اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت علی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان فرماتے ہیں: ایک بار امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بتایئے کہ معراج کی رات آپ نے جنت میں کیا کیا دیکھا؟ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عمر بن خطاب! اگر میں تمہارے درمیان اتنا عرصہ رہوں جتنا عرصہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم میں رہے (یعنی ایک ہزار سال تک) اور پھر میں تمہیں جنّتی واقعات ومشاہدات بتاؤں تو بھی وہ ختم نہ ہوں۔ لیکن اے عمر! جب تم نے مجھے یہ بول ہی دیا ہے کہ مجھے جنت کی باتیں بتایئے تو پھر میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہ بتائی۔ (اور وہ یہ ہے کہ) میں نے جنت میں ایک ایسا عالیشان محل دیکھا جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے تھی اور اس کا اُوپر والا حصہ عرش کے درمیان میں تھا۔ میں نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: اے جبریل! کیا تم اس عالیشان محل کے بارے میں جانتے ہو جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے اور اُوپر والا حصہ عرش کے درمیان میں ہے۔؟ تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نہیں جانتا۔ میں نے پھر پوچھا: اے جبریل! اس محل کی روشنی (Light) تو ایسی ہے جیسے دنیا میں سورج کی روشنی، چلو یہی بتادو کہ اس تک کون پہنچے گا اور اس میں کون رہائش اختیار کرے گا؟ تو حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یَسْکُنُھَا وَ یَصِیْرُ اِلَیْھَا مَنْ یَّقُوْلُ الْحَقَّ وَیَھْدِیْ اِلَی الْحَقِّ وَاِذَا قِیْلَ لَہُ الْحَقُّ لَمْ یَغْضِبْ وَمَاتَ عَلَی الْحَقِّ یعنی

یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس محل میں وہ رہے گا جو صرف حق بات کہتا ہے اور حق بات کی ہدایت دیتا ہے، جب اسے کوئی حق بات کہتا ہے تو وہ غُصّہ نہیں کرتا اور اس کا حق پر ہی انتقال ہو گا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! کیا تمہیں اس کا نام معلوم ہے؟ عرض کی: جی ہاں! یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ ایک ہی شخص تو ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! وہ ایک کون ہے؟ عرض کی: **حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ**۔ یہ سُن کر اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ پر رِقَّت طاری ہوگئی اور آپ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت عبدُ اللہ بن حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: "اس واقعے کے بعد ہم نے امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے چہرے پر کبھی ہنسی نہ دیکھی، حتّٰی کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل صحابہ، فضل الفاروق، ۶/۲۶۴، حدیث: ۳۵۸۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان بڑی نرالی ہے، آپ کی شان یہ ہے کہ نوری فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی آپ کی شان بیان کرتے نظر آتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہاں سیکھنے کی بات یہ ہے کہ اپنے فضائل سُن کر بھی اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ عاجزی و اِنکساری کے پیکر رہے اور دیکھنے والوں نے یہ بھی دیکھا کہ اس واقعے کے بعد آپ کے **چہرے پر کبھی ہنسی نہ آئی،** یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔ **اے کاش!** امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صدقے ہمیں بھی حقیقی **عاجزی و اِنکساری** نصیب ہو جائے۔ آیئے! آپ کی عاجزی بھرا ایک اور ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

اچانک دو(2)شیر آپہنچے

منقول ہے:ملکِ رُوم کے بادشاہ کا بھیجا ہوا ایک عَجَمِی (غیرِ عَرَبی) شخص مدینے شریف آیا اور لوگوں سے امیر المؤمنین حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا پتہ پُوچھا،لوگوں نے بتایا:وہ تو دوپہر کو شہر سے کچھ دُور کھجور کے باغوں میں آرام فرماتے ہوئے تمہیں ملیں گے۔یہ عجمی شخص ڈھونڈتے ڈھونڈتے آپ کے پاس پہنچ گیا، دیکھا کہ آپ اپنا چمڑے کا دُرَّہ(Hunter) اپنے سر کے نیچے رکھ کر زمین پر گہری نیند سو رہے ہیں۔عَجَمِی شخص اِس ارادے سے تلوار کو نیام سے نکال کر آگے بڑھا کہ وہ آپ کو قتل کر کے بھاگ جائے، مگر جیسے ہی وہ آگے بڑھا، اچانک اس نے دیکھا کہ دو(2) شیر مُنہ پھاڑے اس پر حملہ کرنے والے ہیں۔یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہ خوف و گھبراہٹ سے چیخ پڑا، جس کی وجہ سے آپ جاگ گئے اور دیکھا کہ عَجَمِی شخص ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے تھر تھر کانپ رہا ہے۔آپ نے اس کی چیخ اور گھبراہٹ کا سبب(Reason) پُوچھا تو اس نے سچ سچ سارا واقِعہ بیان کر دیا اور پھر بلند آواز سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔اَمِیرُالمؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس کے ساتھ نہایت ہی شَفْقَت والا سُلوک فرما کر اس کے قُصور کو مُعاف کر دیا۔(اِزالۃ الخفاء،فصل رابع، ۱۰۹/۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ! غور کیجئے! صحابیِ رسول حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَمِیرُ المؤمنین ہیں، ساڑھے بائیس لاکھ مُرَبّع میل پر حکمرانی قائم تھی، ہزاروں کی تعداد پر مشتمل فوج کے کمانڈر اور لاکھوں کروڑوں لوگ آپ کے تحت تھے۔آپ اگر چاہتے تو عالی شان محلات بنواتے، ان محلات میں ہر طرح کی سہولیات (Facilities) کا انتظام کرتے، دنیا جہاں کی آرائش و زیبائش جمع

کروالیتے، دل کو خوش کرنے والا شاندار باغیچہ بنوالیتے، فنِّ تعمیر کا مثالی نمونہ بنوادیتے، خوبصورت پرندے اور دلکش جانور جمع کرواتے، صاف پانی کے عالیشان حوض بنوالیتے، نوکروں اور غلاموں کی ریل پَیل ہوتی، ان محلات میں عالیشان کمرے بنوا کر ان میں ریشم کے قالین اور پردے لگوالیتے، آرام کرنے کو نرم نرم بستروں کا اہتمام کروالیتے اَلْغَرَض! آپ چاہتے تو نہایت آرام و سکون والی اور ہر سہولت سے آراستہ زندگی گزارتے، مگر آپ نے ایسا کچھ نہ کیا بلکہ عاجزی و انکساری کرتے ہوئے سادہ زندگی گزاری اور آپ کی عاجزی کا حال یہ تھا کہ زمین پر ہی آرام فرمالیا کرتے۔ جبکہ آج ہمارا حال یہ ہے کہ کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی عاجزی نام کو نہیں اور اگر کچھ مال و دولت آجائے یا کوئی بڑا دُنیوی منصب مل جائے تو عاجزی و انکساری کرنا تو دور کی بات ہے کسی سے ٹھیک طرح بات بھی نہیں کرتے، غرور و تکبّر اور اس جیسی دوسری بہت ساری بُرائیوں کی دَلدَل میں پھنس جاتے ہیں۔ بعض کو جب کوئی منصب یا بڑا عُہدہ مل جائے تو وہ شیطانی کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں، اپنے سے کم مرتبے والے مسلمانوں کو بے عزت اور ذلیل و رُسوا کرتے اور کئی معاملات میں اَکڑ دکھاتے ہیں۔

حالانکہ جو دُنیوی مال و دولت اور شہرت کے مالک ہیں انہیں تو زِیادہ اِحتیاط کی حاجت ہے کہ کہیں یہ دُنیوی نعمتیں انہیں تکبُّر کی آفت میں مُبتَلا کر کے اللہ پاک کی ناراضی کا سبب نہ بن جائیں۔ تکبُّر ایسی بُری عادت ہے جس کی وجہ سے بندہ دنیا و آخرت میں ذلیل و رُسوا ہو جاتا ہے، جیسا کہ

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہو گا، وہ دوزخ میں داخل نہ ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبُّر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۱، حدیث: ۱۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! پہلی حکایت میں ہم نے سنا تھا کہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی یہ خوبی بیان فرمائی تھی کہ آپ حق بات کرتے ہیں، حق کی طرف ہدایت دیتے ہیں اور حق کے ساتھ ہی اس دنیا سے تشریف لے جائیں گے۔واقعی آپ کی شان یہ تھی کہ آپ کی زبان سے حق ہی نکلتا تھا، آپ حق ہی کی طرف ہدایت دیتے تھے اور حق کے ساتھ ہی اس دنیا سے تشریف لے گئے، اس سے بڑھ کر آپ کے حق فرمانے کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ کئی بار ایسا ہوا کہ آپ جس بارے میں کچھ فرما دیتے تو قرآنِ پاک کی آیات اسی مضمون کے ساتھ اُترتی تھیں جو آپ نے فرمایا ہوتا، چنانچہ

حضرت مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: **كَانَ عُمَرُ يَرَى الرَّأْيَ فَيَنْزِلُ بِهِ الْقُرْآنُ** یعنی اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب کوئی رائے (Opinion) پیش فرماتے تو اُسی کے مطابق قرآنِ پاک کا نزول ہو جاتا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۹۶، الصواعق المحرقة، ص ۹۹)

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے صاحبزادے حضرت عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب کسی معاملے میں مختلف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے رائے طلب کی جاتی اور ساتھ ہی میرے والدِ محترم بھی اپنی رائے پیش کرتے تو قرآنِ کریم آپ کی رائے کے مطابق اُترتا۔

(فضائل الصحابة، ومن فضائل عمر بن الخطاب، ۱/۴۱۵، حدیث: ۴۸۸، تاریخ الخلفاء، ص ۹۶)

اے عاشقانِ صحابہ! جب کسی شخص میں لاتعداد ایسے اوصاف موجود ہوں جو اس کی شخصیت کی بھرپور عکاسی کرتے ہوں اور لوگوں میں ان کا چرچہ بھی ہو تو بسا اوقات ایسا شخص اپنے نفس کے مکروفریب میں آکر تکبر اور خود پسندی جیسے امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے، لیکن امیر المؤمنین

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بے شمار اوصاف کے حامل ہونے کے باوجود اِن باطنی امراض سے پاک اور عاجزی و انکساری کے پیکر تھے۔ عاجزی و انکساری ایسا وصف ہے جس کی وجہ سے اللہ رب العالمین بندے کو عزّت اور بلند مقام عطا فرماتا ہے جیسا کہ

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے :"اللہ پاک بندے کے عفو و درگزر کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے اور جو شخص اللہ پاک کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ پاک اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔" (مسلم، کتاب البر، باب استحباب العفووالتواضع، ص۱۳۹۷، حدیث:۶۹ مختصرا)

فاروقِ اعظم زمین پر آرام فرماتے:

حضرت سعید بن مسیب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جب شہر سے باہر کہیں سفر وغیرہ پر جاتے تو راستے میں استراحت کے لیے مٹی کا ڈھیر لگا کر اس پر کپڑا بچھاتے اور پھر آرام فرماتے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عمر بن الخطاب، ۱۱۵۰/۸، حدیث:۲۱)

فاروقِ اعظم کا سفرِ حج عام مسلمانوں کی طرح:

حضرت عامر بن ربیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ "امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حج کے لیے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوئے تو پورے سفرِ حج میں جہاں کہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پڑاؤ کیا، نہ وہاں خیمہ لگایا نہ قنات، صرف یہ کہ کسی درخت پر چادر یا چٹائی ڈال لیتے اور اس کے سائے میں بیٹھ جاتے۔ (تاریخ ابن عساکر، ۳۰۵/۴۴)

فاروقِ اعظم کی عاجزی وانکساری کی انتہا:

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ملک شام تشریف لے گئے، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ دونوں ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں گھٹنوں تک پانی تھا، آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، اونٹنی سے اترے اور اپنے موزے اتار کر اپنے کندھے پر رکھ لئے، پھر اونٹنی کی لگام تھام کر پانی میں داخل ہو گئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: "اے امیر المؤمنین! آپ یہ کام کر رہے ہیں مجھے یہ پسند نہیں کہ یہاں کے باشندے آپ کو نظر اٹھا کر دیکھیں۔" تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عاجزی وانکساری سے بھرپور جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: افسوس اے ابوعبیدہ! اگر یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا تو میں اسے اس اُمت کے لئے نشانِ عبرت بنا دیتا۔ کیا تمہیں یاد نہیں ہم ایک بے سروسامان قوم تھے، پھر اللہ پاک نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزت بخشی، جب بھی ہم اللہ پاک کی عطا کردہ عزت کے علاوہ عزت حاصل کرنا چاہیں گے تو اللہ پاک ہمیں رُسوا کر دے گا۔ (مستدرک، کتاب الایمان، قصة خروج عمر الی الشام، ۱/۲۳۶، حدیث: ۲۱۴)

اے عاشقانِ صحابہ! آپ نے سنا کہ خلیفۃ المسلمین امام العادلین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ اور آدھی دنیا کی سلطنت کے مالک ہونے کے باوجود کیسے عاجزی و انکساری کے پیکر تھے، جبکہ آج کل کے زمانے میں اگر کسی شخص کو کوئی بڑا منصب یا عہدہ مل جائے تو وہ اپنے آپ کو دوسروں سے اعلیٰ سمجھنے لگتا ہے، خود کو صحیح اور دوسروں کو غلط سمجھنے لگتا ہے اس کی یہ سوچ بن جاتی ہے کہ دوسرا تو غلط ہو سکتا ہے میں غلط نہیں ہو سکتا اور اگر کبھی کوئی اس کی غلطی کی نشاندہی کرنے کی جسارت کر بیٹھے تو اس کے خلاف انتقامی کاروائی شروع کر دیتا ہے مگر قربان جایئے حضرت عمر

فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عاجزی کے، آپ تو اس شخص کو اپنا محبوب سمجھتے ہیں جو آپ کی غلطی کی نشاندہی کرے چنانچہ

حضرت سفیان بن عیینہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: "مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو مجھے میرے عیب بتائے۔(طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ۲۲۲/۳)

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بھی یہ عادت مبارکہ تھی کہ نہایت ہی عاجزی وانکساری کرنے کے ساتھ ساتھ بسا اوقات آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے نفس سے بھی عاجزی کا اقرار کرواتے۔ چنانچہ،

حضرت ابن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہیں باہر نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ایک باغ میں داخل ہوئے۔ میرے اور ان کے درمیان ایک دیوار تھی، میں نے سنا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے آپ کو مخاطب کرکے بطور عاجزی ارشاد فرمارہے تھے: "اے مسلمانوں کے خلیفہ! قسم بخدا تم اللہ پاک سے ڈرتے رہو ورنہ وہ تمہیں ضرور عذاب دے گا۔" (موطا امام مالک، باب ما جاء فی التقی، کتاب الکلام، ۴۶۹/۲، حدیث:۱۹۱۸)

اے عاشقانِ صحابہ! امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے وسیع و عریض اسلامی سلطنت کے حاکم ہونے کے باوجود اپنی زندگی کا معیار معمولی اور سادہ رکھا، بے تکلف، سادہ اور عام آدمی کی سی زندگی بسر کی، آپ نے اپنی زندگی کو خوشحالی، عیش و عشرت، لذیذ کھانوں اور آسائشوں

سے دور رکھا۔ آیئے حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی روشن سیرت کے اس چمکدار پہلو "سادگی" کے بارے میں سنتے ہیں۔ چنانچہ

بغیر چھنے آٹے کی روٹی:

جب سے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رسولُ اللہ صلی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بغیر چھنے آٹے کی روٹی کھاتے ہوئے دیکھا تب سے آپ نے بھی کبھی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں کھائی۔ (طبقات ابن سعد، ۳۰۱/۱)

دو سالن:

کبھی یوں ہوا کہ صاحب زادی نے روٹی اور ٹھنڈے شوربے میں زیتون ملا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا تو فرمایا: ایک برتن میں دو سالن؟ میں اسے کبھی نہیں چکھوں گا۔ (طبقات ابن سعد، ۲۴۳/۳)

خشک روٹی:

کبھی ایسا ہوا کہ (خشک) شامی روٹی دانتوں سے توڑ کر کھاتے، کسی نے پوچھا: یا امیر المؤمنین! اگر آپ کہیں تو میں آپ کے لئے نرم غذا لے آؤں؟ تو فرمایا: کیا تمہاری نظر میں عرب میں کوئی ایسا شخص ہے جو عمدہ غذا حاصل کرنے کے لئے مجھ سے بھی زیادہ قوت رکھتا ہو۔ (ریاض النضرۃ، ۳۶۵/۱) (یعنی آپ حاکم تھے اور عمدہ غذا حاصل کرسکتے تھے مگر پھر بھی سادگی اختیار کرتے ہوئے خشک روٹی تناول فرماتے)۔

سادہ غذا:

کبھی اس طرح ہوا کہ خشک گوشت کے ٹکڑوں کو پانی میں اُبال کر لایا جاتا، کبھی یوں ہوا کہ قلیل

مقدار میں تازہ گوشت لایا جاتا جسے آپ تناول فرماتے۔(تاریخ ابن عساکر، ۲۹۸/۴۴) کبھی ایسا بھی ہوا کہ شدید بھوک کے عالَم میں آپ کو ایک ہی کھجور ملی تو آپ نے اسے کھا کر اوپر سے پانی پی لیا، پھر اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا: بربادی ہے اس شخص کے لئے جس کو اس کے پیٹ نے جہنّم میں داخل کیا۔(مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب، ص ۱۳۵) کبھی ایک وفد آکر ٹھہرا تو کیا دیکھتا ہے کہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے لئے روزانہ کھانے کے وقت ایک (سوکھی) روٹی چورہ کرکے لائی گئی، جسے آپ کبھی گھی کے ساتھ کبھی زیتون کے ساتھ تو کبھی دودھ کے ساتھ تناول فرمالیتے۔(تاریخ ابن عساکر، ۲۹۸/۴۴-الزہد لابن المبارک، ص ۲۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سادگی پر قربان جایئے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی غذا کیسی سادہ تھی اسی طرح آپ کا پہننا اوڑھنا بھی نہایت سادہ تھا چنانچہ

ننگے پاؤں:

کبھی دیکھا گیا کہ (نماز عید کے لئے) ننگے پاؤں ہی تشریف لئے جارہے ہیں۔(مستدرک للحاکم، ۳۲/۴، حدیث ۴۵۳۵)

پسینہ چوسنے والی قمیص:

(ملکِ شام کے سفر میں) ایلہ کے مقام پر پہنچے تو طویل سفر کے سبب بدن پر موجود قمیص پیچھے سے پھٹ گئی تھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے وہاں کے حاکم کو اپنی قمیص دھلوانے اور پیوند لگانے کے لئے دے دی، حاکم نے پیوند لگا کے اسے دھلوادیا اور ساتھ ہی اُس جیسی ایک نئی قمیص بھی بنوا کر آپ کی

خدمت میں بطورِ تحفہ پیش کر دی۔ آپ نے نئی قمیص کو دیکھا، اس پر ہاتھ پھیرا اور اپنی وہی پیوند والی پرانی قمیص پہن لی اور فرمایا: میری یہ قمیص تمہاری قمیص کے مقابلے میں زیادہ پسینہ چوسنے والی ہے۔

(تاریخ الرسل والملوک، ۴/۶۴)

قمیص اور تہبند پر پیوند:

کبھی ایسا بھی ہوا کہ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان قمیص پر چار چار پیوند دیکھے گئے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، ۱۹/۱۳۹، رقم ۳۵۵۸۸) کسی نے دیکھا کہ آپ کے کپڑوں میں اوپر تلے تین پیوند (یعنی کپڑے کے جوڑ) ایک جگہ پر لگے تھے کہ ایک پیوند گل گیا تو اس کے اوپر ایک اور لگالیا، کسی نے دیکھا آپ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں خطبہ دیا اور اس وقت آپ کے تہبند شریف میں بارہ پیوند تھے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۱۰۸) کسی نے دیکھا کہ آپ خانۂ کعبہ کا طواف کررہے ہیں اور تہبند پر بارہ پیوند ہیں۔ (طبقات ابن سعد، ۳/۲۵۰) کسی نے آپ کو نماز کی حالت میں دیکھا کہ تہبند پر کئی پیوند ہیں اور کہیں کہیں اس میں چمڑا بھی لگا ہے۔ (طبقات ابن سعد، ۳/۲۵۰) قحط کے زمانے میں آپ کے تہبند پر 16 پیوند دیکھے گئے۔

(طبقات ابن سعد، ۳/۲۴۳)

دیر سے آنے پر معذرت:

کبھی یوں ہوا کہ آپ کو نماز جمعہ کے لئے تاخیر ہوگئی، جب آپ تشریف لائے تو لوگوں سے معذرت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی اس قمیص کی وجہ سے تاخیر ہوئی ہے کیونکہ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی قمیص نہیں ہے۔ (طبقات ابن سعد، ۳/۲۵۱)

بقدرِ کفایت خوراک:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے بقدرِ کفایت ہی خوراک لیا کرتے تھے، گرمیوں میں ایک لباس لیتے اگر وہ کہیں سے پھٹ جاتا تو اسے پیوند لگا لیتے، جب تک اس سے کام چلتا چلا لیتے اور پھر اسے تبدیل کر لیتے، ہر سال پچھلے سال سے کم درجے کا کپڑا ہی لیتے۔ کسی نے آپ سے اس معاملے میں بات کی تو آپ نے فرمایا: میں مسلمانوں کے مال سے اپنے خرچ کے لئے مال لیتا ہوں اور مجھے اتنا ہی کفایت کرتا ہے۔(طبقات ابن سعد، ۳/۲۳۴)

پیارے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے خوراک اور لباس کی طرح اخراجات بھی نہایت کم تھے آپ نے کبھی اپنے عہدے اور منصب کے لحاظ سے شاہانہ خرچ نہ کئے بلکہ ایک عام سے آدمی کی طرح نہ صرف اپنے بلکہ اپنے گھر والوں کے اخراجات بھی معمولی رکھے چنانچہ

یومیہ اَخراجات:

کسی نے یوں روایت کی: امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے اور اپنے گھر والوں پر یومیہ فقط دو درہم خرچ کیا کرتے تھے۔(طبقات ابن سعد، ۳/۲۳۴)

حج کے اخراجات:

کسی نے یوں بتایا کہ آپ حج کے لئے گئے تو فقط 180 درہم خرچ کئے۔(طبقات ابن سعد، ۳/۲۳۴)

قرض:

جب آپ کو ضرورت پیش آتی تو آپ بیتُ المال (سرکاری خزانے) سے قرض بھی لے لیتے، بعض اوقات بیتُ المال کے نگران آپ کے پاس آتے اور قرضہ واپس مانگتے اور لوٹانے کا پابند کر دیتے لہٰذا

آپ قرضہ کی رقم لے کر ان کے پاس پہنچ جاتے کبھی یوں ہوتا کہ جب آپ کا وظیفہ ادا کیا جاتا تو آپ اس میں سے قرض کی رقم لوٹاتے۔(مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب، ص ۱۰۰)

پیارے اسلامی بھائیو! جس سادگی وعاجزی نے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عظمتوں کو چار چاند لگائے، اس زمانے میں ان کی جس جس ادا پر عمل کرنا ہمارے لئے ممکن ہو وہ اپنا کر ہم فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پیروی کی برکتیں پاسکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بہت سی خوبیوں والے تھے، کون سا ایسا نیک وصف ہے جو آپ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو۔☆آپ **خوفِ خدا** کے پیکر اور حقیقی **عبادت گزار** تھے۔☆ساری زندگی **زُہد و تقویٰ** سے معمور تھی۔☆آپ کی آنکھیں اکثر **خوفِ خدا** سے تر رہتی تھیں۔☆دوسروں کو بھی **تقویٰ و پرہیز گاری** کا درس دیا کرتے تھے۔☆جو آپ کی صحبت میں رہتا وہ بھی **مُتَّقِی و پرہیز گار** بن جاتا تھا،☆دوسروں سے **خوفِ خدا** والی باتیں سنا کرتے تھے۔☆بچوں سے اپنے لیے بخشش کی دعائیں کرواتے تھے،☆ہمیشہ اللہ پاک کی **خفیہ تدبیر** سے ڈرتے رہتے تھے۔☆**عاجزی و انکساری** کے پیکر تھے۔☆دِین کی سربلندی کے لیے بے شمار خدمات انجام دی ہیں۔☆آپ کا دورِ خلافت اسلام کے **بہترین دور** میں شمار کیا جاتا ہے جو **دِین داری** اور **عدل و انصاف** کا دور تھا،☆آپ **علم و حکمت** کے چراغ تھے،☆**اسلام کا فخر** (Proud) تھے۔☆**ایک ناقابلِ فراموش** اور **عہد ساز شخصیت** تھے۔الغرض امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خصوصیات اور خدمات بہت ہی زیادہ ہیں۔آپ کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ فاروق اعظم"** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ عظیم کتاب **2 جِلدوں میں** چھپ چکی ہے۔ آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے اسٹال سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فضائلِ عمر بزبانِ مصطفےٰ

اے عاشقانِ صحابہ! اَمیرُالمؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عظمت و شان کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ ان خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں شامل ہیں، جن کی فضیلت اور شان پر کئی فَرامینِ رسول مَوجُود ہیں۔ آپ کو بارگاہِ رسالت سے بے شمار ایسے فضائل عطا ہوئے جن میں کوئی آپ کا شریک نہیں ہے۔ آیئے! ہم بھی ان فضائل میں سے کچھ سنتے ہیں:

☆ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو خود علم عطا فرمایا۔[1] ☆ آپ کے دورِ خلافت کی قوت کو بیان فرمایا۔[2] ☆ **شیطان امیر المومنین حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دیکھ کر اپنا راستہ ہی تبدیل کرلیتا ہے۔**[3] ☆ **آپ نبی نہ ہونے کے باوجود نبیوں کی طرح کلام کرنے والے ہیں۔**[4] ☆ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے **قبولِ اسلام کی دعا فرمائی۔**[5] ☆ آپ کے **قبولِ اسلام پر آسمان**

---

1 ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۵، حدیث: ۳۶۸۱ ملخصا)

2 ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۵، حدیث: ۳۶۸۲ ملخصا)

3 ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۶، حدیث: ۳۶۸۳)

4 ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۸، حدیث: ۳۶۸۹)

5 ...(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ۵/۳۸۳، حدیث: ۳۷۰۳)

والوں نے بھی خوشیاں منائیں۔[1] ☆ حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔**[2] ☆ فرمایا: میرے بعد **حق عمر کے ساتھ ہو گا** وہ جہاں بھی ہوں۔[3] ☆ فاروقِ اعظم (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کی **محبت ایمان کی ضمانت** ہے۔[4] ☆ آپ کو بارگاہِ رسالت سے **جنت کی خوشخبری** عطا ہوئی۔[5] ☆ **شیطان بھی حضرت عمر** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ **سے خوف کھاتا ہے۔**[6] ☆ حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **جس سے حضرت عمر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) ناراض ہو جائے اُس سے اللہ پاک بھی ناراض ہو جاتا ہے۔**[7]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ اصلاح برائے قیدیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول اچھی صُحبت فراہم کرتا ہے، اس دینی ماحول سے وابستہ ہو کر لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تبلیغِ دین کے مُقدّس جذبے کے تحت مُسلمان قیدیوں کی سُنّتوں بھری تَربِیَت کے لیے دُنیا کے کئی جیل خانوں میں دعوتِ اسلامی کا شعبہ ''اِصلاح برائے قیدیان'' کے

1 ...(ابن ماجہ، کتاب السنة، فضل عمر، ۱/۷۲، حدیث: ۱۰۳)
2 ...(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص ۔۔۔ الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۶)
3 ...(مسند بزار، عطاء بن ابی رباح ۔۔۔ الخ، ۹۸/۶، حدیث: ۲۱۵۴)
4 ...(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشیخین ۔۔۔ الخ، ۸/۷، حدیث: ۳۶۱۱)
5 ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر ۔۔۔ الخ، ۵۲۹/۲، حدیث: ۳۶۹۳)
6 ...(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص ۔۔۔ الخ، ص۳۸۷، حدیث: ۳۷۱۱)
7 ...(جمع الجوامع، ۸۳/۱، حدیث ۴۳۴)

ذَرِیعے دینی کام کی ترکیب ہے۔ پاکستان کی مُتعدَّد جیلوں میں تعلیم قُرآن کے لئے مدرسے قائم ہو چکے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ تمام جیلوں میں یہ مَدارِس قائم کئے جائیں گے۔ کئی جیلوں میں روزانہ شیخِ طریقت، امیر اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل سے درس دیا جاتا ہے، نیز کئی جیلوں میں ماہانہ وہفتہ وار اِجتماعِ ذِکر و نعت کا بھی سلسلہ ہے۔ دُکھیارے قیدیوں کو دعوتِ اسلامی کے شعبہ روحانی علاج کے دیئے ہوئے تعویذات فِیْ سَبِیْلِ اللہ پہنچائے جاتے ہیں۔ رہائی پانے والوں کی تَربِیَت کے لیے مختلف کورسز کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ مثلاً 41دن کا نیک اعمال و قافلہ کورس، 63دن کا تربیتی کورس، 12روزہ مدنی کورس، اِمامت کورس اور مُدرِّس کورس وغیرہ کا بھی سلسلہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پانی میں اِسراف سے بچنے کے نکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! پانی میں اِسراف سے بچنے کے بارے میں چند نِکات سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: (1) فرمایا: وُضو میں بَہُت سا پانی بہانے میں کچھ بھلائی نہیں اور وہ کام شَیطان کی طرف سے ہے۔ (کَنْزُ الْعُمّال، ۹/۱۴۴، حدیث:۲۶۲۵۵) (2) مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا تو فرمایا: اِسراف نہ کر، اِسراف نہ کر۔ (ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ و سننھا، باب ما جاء فی القصد فی الوضوء...الخ، ۱/۲۵۴، حدیث:۴۲۴)

☆ اگر وَقف کے پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بِالِاتِّفاق حرام ہے۔ (وضو کا طریقہ، ص ۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلان:

پانی میں اسراف سے بچنے کے بقیہ نکات حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کے لئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شب ِجُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شب ِجُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ [1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[2] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[3] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

گیاتو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (4)

---

[1] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

[3] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

[4] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 05 اگست 2021ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

پانی میں اِسراف سے بچنے کے بقیہ نِکات

☆بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گِرا بیکار گیا اِس سے احتیاط چاہئے۔ (وضو کا طریقہ، ص ۴۲) ☆آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کرکے آیندہ بچنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ ☆وُضو کرتے وَقت نَل اِحتیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو مُمکِنہ صُورت میں ایک ہاتھ نَل کے دَستے پر رکھئے اور ضَرورت پُوری ہونے پر بار بار نَل بند کرتے رہیے۔ ☆مِسواک، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مَسح کرتے وَقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچّھی طرح نَل بند کرنے کی عادت بنایئے۔ ☆سردیوں میں وُضو یا غُسل کرنے، برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصُول کی خاطِر نَل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنایئے۔ ☆منہ دُھونے کے لئے صابون (Soap) کا جھاگ بنانے میں بھی پانی اِحتیاط

سے خَرچ کیجئے۔ ☆اِستعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون (Soap) رکھئے جس میں پانی بالکل نہ رکے۔ ☆نَل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِس کا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ ☆بسا اَوقات مساجِد و مدارِس کے نَل ٹپکتے رَہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا! اِنتظامیہ کو اپنی ذِمّہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخِرت کی بہتری کے لئے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہیے۔ ☆کھانا کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ مُعامَلات میں خوب احتیاط فرمایئے تاکہ ہر دانہ، غذائی ذرّہ اور ہر قطرہ اِستعمال ہو جائے۔ (وضو کا طریقہ، ص۴۷،۴۶،۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆پھل لیتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"پھل لیتے وقت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ

ترجمہ: اے اللہ پاک! جس طرح تو نے ہمیں اس کا اول دکھایا ہے تو اس کا آخر دکھا۔ (خزینۂ رحمت، ص۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از

کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا ''ماہنامہ فیضانِ مدینہ'' کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے ؟(16) ''مرکزی مجلسِ شوریٰ'' کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ

نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت وچُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً(یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اس طرح کہنا:"میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیر ومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست(نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں(یعنی الزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قُفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن(مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)

ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتِماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد